

سے تمہارا عذر قبول اور تمہاری حجت ثابت ہو سکے۔ جس دنیا سے تم نے ہمیشہ بہرہ یاب نہیں ہونا اس سے وہ چیزیں لے لو جو تمہارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔ اپنے سفر کیلئے تیار رہو، (دنیا کی ظلمتوں میں) نجات کی چمک پر نظر کرو اور جدوجہد کی سواریوں پر پالان کس لو۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲۱)

خدا کی قسم! مجھے سعدان^ط کے کانٹوں پر جاگتے ہوئے رات گزارنا اور طوق و زنجیر میں مقید ہو کر گھسیٹا جانا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو، یا مال دنیا میں سے کوئی چیز غصب کی ہو۔ میں اس نفس کی خاطر کیونکر کسی پر ظلم کر سکتا ہوں جو جلد ہی فنا کی طرف پلٹنے والا اور مدتوں تک مٹی کے نیچے پڑا رہنے والا ہے۔ بخدا! میں نے (اپنے بھائی) عقیل کو سخت فقر و فاقہ کی حالت میں

دیکھا، یہاں تک کہ وہ تمہارے (حصہ کے) گیہوں میں ایک صاع مجھ سے مانگتے تھے اور میں نے ان کے بچوں کو بھی دیکھا جن کے بال بکھرے ہوئے اور فقر و بے نوائی سے رنگ تیرگی مائل ہو چکے تھے۔ گویا ان کے چہرے نیل چھڑک کر سیاہ کر دیئے گئے ہیں۔ وہ اصرار کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور اس بات کو بار بار دہرایا۔ میں نے ان کی باتوں کو کان دے کر سنا تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ میں ان کے ہاتھ اپنا دین بیچ ڈالوں گا اور اپنی روش چھوڑ کر ان کی کھینچ تان پر ان کے پیچھے ہو جاؤں گا۔ مگر میں نے کیا یہ کہ ایک لوہے کے ٹکڑے کو تپایا اور پھر ان کے جسم کے قریب لے گیا تا کہ عبرت حاصل کریں، چنانچہ وہ اس طرح چیخے جس طرح کوئی بیمار درد و کرب سے چیختا ہے اور قریب تھا کہ ان کا بدن اس داغ دینے سے جل جائے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اے عقیل! رونے والیاں تم پر روئیں کیا تم اس لوہے کے

يَقْوُمُ بِهِ عُدْرُكَ، وَ تَثْبُتُ بِهِ حُجَّتُكَ، وَ خُذْ مَا يَبْقَى لَكَ مِمَّا لَا تَبْقَى لَهُ، وَ تَبَسَّرْ لِسَفَرِكَ، وَ شِمْ بَرَقَ النَّجَاةِ، وَ اِرْحَلْ مَطَايَا التَّشْبِيرِ.

-----☆☆-----

(۲۲۱) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ اللّٰهِ! لَآنَ اَبَيْتَ عَلٰى حَسَبِكَ السَّعْدَانَ مُسَهَّدًا، وَ اَجَرَ فِى الْاَغْلَالِ مُصَفَّدًا، اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظَالِمًا لِّبَعْضِ الْعِبَادِ، وَ غَاصِبًا لِّشَيْءٍ مِّنَ الْحُطَامِ، وَ كَيْفَ اَظْلَمُ اَحَدًا لِّلنَّفْسِ يُسْرِعُ اِلَى الْبَلِيِّ قَفُوْلَهَا، وَ يَطْوُلُ فِى الثَّرَى حُلُوْلَهَا؟!.

وَ اللّٰهِ! لَقَدْ رَاَيْتُ عَقِيْلًا وَ قَدْ اَمْلَقَ حَتّٰى اسْتَمَاحَنِ مِنْ بُرْكُمُ صَاعًا، وَ رَاَيْتُ صَبِيَّانَهُ شُعْتَ الشُّعُوْرِ، غُبْرَ الْاَلْوَانِ مِنْ فَقْرِهِمْ، كَانَمَا سُوْدَتْ وُجُوْهُهُمْ بِالْحِطْلِمِ، وَ عَاوَدَنِ مَوْكِدًا، وَ كَرَّرَ عَلٰى الْقَوْلِ مُرَدِّدًا، فَاصْغَيْتُ اِلَيْهِ سَمْعِيْ، فَظَنَّ اَنِّيْ اَبِيْعُهُ دِيْنِيْ، وَ اَتَّبَعُ قِيَادَةَ مُفَارِقًا طَرِيْقِيْ، فَاحْبَيْتُ لَهُ حَدِيْدَةً، ثُمَّ اَدْنَيْتَهَا مِنْ جَسْمِهِ لِيَعْتَدِبَ بِهَا، فَضَجَّ ضَجِيْجٍ ذِيْ دَنْفٍ مِّنَ الْاَلْمِهَاءِ، وَ كَادَ اَنْ يَّحْتَرِقَ مِنْ مَّيْسِهَا، فَقُلْتُ لَهُ: ثَكِلَتْكَ الشُّوَاكِلُ يَا عَقِيْلُ!

ٹکڑے سے چنچ اٹھے ہو جسے ایک انسان نے ہنسی مذاق میں (بغیر جلانے کی نیت کے) تپایا ہے اور تم مجھے اس آگ کی طرف کھینچ رہے ہو کہ جسے خدائے قہار نے اپنے غضب سے بھڑکایا ہے۔ تم تو اذیت سے چیخو اور میں جہنم کے شعلوں سے نہ چلاؤں۔

اس سے عجیب تر واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص صلا رات کے وقت (شہد میں) گندھا ہوا حلوہ ایک سر بند برتن میں لئے ہوئے ہمارے گھر پر آیا، جس سے مجھے ایسی نفرت تھی کہ محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ سانپ کے تھوک یا اس کی تے میں گوندھا گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا یہ کسی بات کا انعام ہے؟ یا زکوٰۃ ہے؟ یا صدقہ ہے؟ کہ جو ہم اہل بیت علیہم السلام پر حرام ہے تو اس نے کہا کہ: نہ یہ ہے، نہ وہ ہے، بلکہ یہ تحفہ ہے، تو میں نے کہا کہ: پسر مردہ عورتیں تجھ پر روئیں! کیا تو دین کی راہ سے مجھے فریب دینے کیلئے آیا ہے؟ کیا تو بہک گیا ہے؟ یا پاگل ہو گیا ہے؟ یا یونہی ہڈیاں بک رہا ہے؟۔

خدا کی قسم! اگر ہفت اقلیم ان چیزوں سمیت جو آسمانوں کے نیچے ہیں مجھے دے دیئے جائیں کہ صرف اللہ کی اتنی معصیت کروں کہ میں چیونٹی سے جو کا ایک چھلکا چھین لوں تو کبھی بھی ایسا نہ کروں گا۔ یہ دنیا تو میرے نزدیک اس پٹی سے بھی زیادہ بے قدر ہے جو ٹڈی کے منہ میں ہو کہ جسے وہ چبا رہی ہو۔ علیؑ کو فنا ہونے والی نعمتوں اور مٹ جانے والی لذتوں سے کیا واسطہ! ہم عقل کے خواب غفلت میں پڑ جانے اور لغزشوں کی برائیوں سے خدا کے دامن میں پناہ لیتے ہیں اور اسی سے مدد کے خواستگار ہیں۔

--☆☆--

آتَيْنُ مِنْ حَدِيدَةٍ أَحْمَاهَا إِنْسَانَهَا
لِعَبِيهِ، وَ تَجَرُّنِي إِلَى نَارٍ سَجَرَهَا
جَبَّارُهَا لِعُضْبِهِ! آتَيْنُ مِنَ الْأَذَى
وَلَا آئِنُ مِنْ لُظَى!.

وَ أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ طَارِقُ طَرَقَنَا
بِمَلْفُوفَةٍ فِي وَعَائِهَا، وَ مَعْجُونَةٍ
شَنِئْتَهَا، كَأَنَّمَا عَجَنْتَ بِرَيْقِ حَيَّةٍ أَوْ
قَيْئِهَا، فَقُلْتُ: أَا صَلَّةٌ، أَمْ زَكَاةٌ،
أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَذَلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْنَا
أَهْلَ الْبَيْتِ! فَقَالَ: لَا ذَا وَ لَا ذَاكَ،
وَ لَكِنَّهَا هَدِيَّةٌ. فَقُلْتُ: هَبْلَتِكَ الْهَبُولُ!
أَعَنْ دِينَ اللَّهِ أَتَيْتَنِي لِتَخْدَعَنِي؟ أَمْ مَخْتَبِطٌ
أَنْتَ أَمْ دُوجِنَّةٌ، أَمْ تَهْجُرُ؟

وَاللَّهِ! لَوْ أُعْطِيتُ الْأَقَالِيمَ السَّبْعَةَ بِمَا
تَحْتِ أَفْلَاكِهَا، عَلَى أَنْ أَعْصِيَ اللَّهَ فِي نَمَلَةٍ
أَسْلُبَهَا جِلْبَ شَعِيرَةٍ مَّا فَعَلْتُهُ،
وَ إِنَّ دُنْيَاكُمْ عِنْدِي لِأَهْوَنُ مِنْ
وَرَقَةٍ فِي فَمِ جَرَادَةٍ تَقْضُمُهَا،
مَا لِعَلِيٍّ وَ لِنَعِيمٍ يَفْنَى، وَ لَدَّةٍ لَا تَبْقَى!
نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُبَاتِ الْعَقْلِ، وَ قُبْحِ الرَّكْلِ،
وَ بِهِ نَسْتَعِينُ.

-----☆☆-----

ط "سعدان" ایک خاردار جھاڑی ہوتی ہے جسے اونٹ چرتا ہے۔
ط یہ اشعث ابن قیس تھا۔